روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
سوموار 15/ اپریل 2013ء 4 جمادی الثانی 1434 ہجری 15 شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 85

ناقابل یقین معلومات

فرانسیسی مصنف اور سرجن ڈاکٹر موریس بوکائلے لکھتا ہے۔

اس بارے میں قطعاً کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ قرآن کا جو متن آج ہمارے پاس ہے وہ اگر مجھے ان الفاظ میں گفتگو کرنے کی اجازت دی جائے تو قطعی طور پر اس زمانہ کا متن ہے......اس مشاہدے کے لئے انسان کے پاس کیا توجیہہ وتاویل ہوسکتی ہے میری رائے میں اس کے سامنے کوئی تاویل ممکن نہیں۔کوئی خاص دلیل اس سلسلہ میں نہیں ہوسکتی کہ جس زمانہ میں شاداگوبرت (629۔639ء) فرانس میں حکومت کررہا تھا۔ اس وقت جزیرۃ العرب کا ایک باشندہ بعض موضوعات پر ایسی سائنسی معلومات رکھتا ہو جو ہمارے زمانے سے بھی دس صدی بعد کے دور سے تعلق رکھتی ہو۔

(بائبل قرآن اور سائنس از موریس بوکائلے صفحہ 195۔اردو ترجمہ ثناءالحق صدیقی نگارشات لاہور 1995ء)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن سے عشق کا جو جذبہ ابتداء سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول میں موجزن تھا۔وہ اس (1910ء) بیماری میں عروج تک پہنچ گیا۔ چنانچہ ان دنوں آپ کا سب سے محبوب مشغلہ قرآن مجید پر غور وتفکر تھا۔آپ لیٹے لیٹے قرآن مجید کے مضامین پر غور فرماتے تھے۔ایک دن نماز مغرب کی نیت باندھی اور ساتھ ہی قرآنی آیت پر غور شروع ہوگیا۔قریباً دو گھنٹے اسی حالت میں گزر گئے اور نماز پوری نہ ہوسکی تو فرمایا۔کیا کروں نماز نہیں پڑھی گئی۔ (الحکم 7 ستمبر 1910ء ص 4 کالم 3)

مگر یہ عجیب کمال ہے کہ آپ نے اس دوران میں کوئی نماز قضا نہیں ہونے دی۔ (الحکم 21 جنوری 1911ء ص 8 کالم 2)

ابتداء میں جب بیماری کی تکلیف زیادہ تھی آپ حافظ محمد ابراہیم صاحب اور قاری محمد یٰسین صاحب وغیرہ دوستوں سے قرآن مجید ذوق وشوق سے سنتے۔ایک روز آپ پر سخت رقت طاری ہوئی اور رو پڑے نیز فرمایا کہ کیا قادیان میں کوئی حافظ نہیں ہے؟ کوئی مجھ سے قرآن نہیں سنتا اور نہ سناتا ہے۔

یہ تو مرض کے ابتدائی ایام کی بات ہے جب قدرے افاقہ ہوا تو آپ نے لیٹے لیٹے قرآن مجید سنانا اور درس دینا شروع کر دیا۔ ڈاکٹروں نے اس پر عرض کیا کہ اس سے بیماری پر اثر پڑے گا،تو آپ نے فرمایا نورالدین کو درس قرآن سے مت روکو یہ نورالدین کی غذا ہے۔چنانچہ آپ بیماری کی حالت میں شیخ محمد تیمور صاحب اور ایک غیر احمدی مولوی محمد شفیق کو قرآن شریف اور حدیث پڑھاتے رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 334)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیماری سے جماعت کو جو نقصان پہنچا اس میں آپ کے درس قرآن کی محرومی سب سے بڑا نقصان تھا۔جس کا آپ کو خود بھی بہت احساس تھا۔چنانچہ آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو حکم دیا کہ عصر کے بعد قرآن مجید کا درس دیا کریں اور اگر وہ کسی وجہ سے نہ دے سکیں تو مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب درس دیں اگر وہ بھی نہ دے سکیں تو قاضی امیر حسین صاحب درس دیں چنانچہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے 13 فروری 1911ء سے درس شروع کر دیا۔

(الحکم 14 فروری 1911ء ص 4 کالم 1)

حفاظ بلا کر قرآن مجید سننے کا مشغلہ بیماری کے دنوں میں صبح شام رہا۔قرآن مجید کے علاوہ آپ بخاری شریف اور عمدۃ الاحکام بھی سنتے رہتے۔ (الحکم 7 دسمبر 1910ء ص 5 کالم 2)

یہاں پر یہ ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی روحانی توجہ اور بار بار ترغیب کے نتیجہ میں جماعت کے اندر قرآن کریم کا درس دینے اور درس سننے کا خاص ذوق پیدا ہوگیا تھا قادیان میں حضور کے علاوہ درس دینے والوں میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کا نام نامی بہت نمایاں تھا۔

فروری 1910ء سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے نماز مغرب کے بعد قرآن مجید کا درس دینا شروع فرمایا۔ (الحکم 21 فروری 1910ء ص 5 کالم 3)

نماز میں لذت اور ذوق کی دعا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

’’نماز کیا چیز ہے۔نماز دراصل رب العزۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ وبکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تا کہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذوقی کی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے۔

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اِس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔تو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 615)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مختلف ذرائع سے استفادہ کے طریق

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

انٹرنیٹ کے ذریعے

مندرج ذیل طریق پر ایم ٹی اے کی نشریات انٹرنیٹ پر دیکھی جاسکتی ہیں۔

MTA Website۔1

ایم ٹی اے کی ویب سائٹ www.mta.tv پر MTA1 اور MTA3 لائیو دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر لائیو ایم ٹی اے چینل کو دیکھنا ہو تو اس کے لئے ویب لنک https://www.mta.tv/bg/ ہے۔

اس کے علاوہ جماعت کی Official Web Site پر دیکھنے کے لئے لنک یہ ہے۔
http://www.alislam.org/mta/

YouTube Channel۔2

اس کے علاوہ یوٹیوب پر ایم ٹی اے کے چینلز Mtaonline1 Friday Sermons پر بھی ایم ٹی اے کی نشریات خطبہ جمعہ اور دیگر پروگرام دیکھے جاسکتے ہیں۔

پاکستان میں انٹرنیٹ کی سہولیات

پاکستان میں انٹرنیٹ کی سہولت بنیادی طور پر PTCL مہیا کرتا ہے۔ بعض دیگر کمپنیاں جیسے Wateen، LINKdotNET، CyberNet، BrainNet وغیرہ بھی انٹرنیٹ کی سہولت مہیا کرتی ہیں۔

Ptcl جدید DSL کے ذریعہ Braodband کی بہترین سروس مہیا کرتا ہے۔ eVo اور اس کی دیگر اقسام جیسے Cloud, Wingle, Nitro, وغیرہ Wireless انٹرنیٹ مہیا کرتی ہیں۔ دور دراز کے ایسے علاقے جہاں PTCL کنکشن موجود نہ ہو یہ ذرائع internet کا بہترین ذریعہ ہیں۔

سیٹلائٹ کے ذریعہ بھی ہم انٹرنیٹ کی سہولت حاصل کرسکتے ہیں لیکن وہ بہت مہنگی ہے اور اس کے حصول کے لئے ڈیوائیس بھی خطیر رقم کی متقاضی ہے۔

بڑے شہروں اور موٹر وے وغیرہ میں کچھ جگہوں پر Wi-fi Spots ہوتے ہیں جہاں پر دوران سفر ایم ٹی اے کے پروگرام ریسٹ کرتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب ایسی جگہوں پر رک کر احتیاط کے ساتھ دیکھا جاسکتا ہے اور اس کا بل نہیں آتا۔ ایئر پورٹس پر بھی wifi کی سہولت مفت میسر ہوتی ہے۔

سمارٹ موبائل فون

حضور انور کے خطبہ جمعہ کو سمارٹ موبائل کے ذریعے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے جماعتی سائٹ سے خطبہ جمعہ کی Apps ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ MTA Live، NEWS اور قرآن کریم کی Apps یعنی applications بھی دستیاب ہیں۔

سمارٹ موبائل فون پر انٹرنیٹ استعمال کرنے کے دو ذرائع ہیں۔ ایک Wi-fi اور دوسرا موبائل کمپنیوں کی طرف سے دیا جانے والا Data Plan ہے۔ سمارٹ موبائل فون پر Data Plan کی سیٹنگ کمپنی کی طرف سے بذریعہ SMS منگوا کر محفوظ کرلی جاتی ہیں جس سے انٹرنیٹ موبائل پر مہیا ہو جاتا ہے۔ اس وقت پاکستان میں تمام موبائل کمپنیاں انٹرنیٹ فراہم کر رہی ہیں۔ موبائل کمپنیوں کی طرف سے پیکجز 200 روپے سے شروع ہوتے ہیں۔ اور استعمال کردہ data کے مطابق خرچ ہوتا ہے۔

بڑے شہروں میں بعض موبائل فون کمپنیوں کی فراہم کردہ انٹرنیٹ سروس کے ذریعے بآسانی ایم ٹی اے سروسز سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

مشہور سمارٹ فونز میں Samsung, Apple, Nokia, LG, HTC اور QMobile شامل ہیں۔ ان میں مختلف اقسام کے آپریٹنگ سسٹم (Android, iOs, Symbian اور Windows) ہیں۔ چائنہ کے سمارٹ فونز تقریباً 7000 روپے سے شروع ہوتے ہیں۔

ہینڈ ہیلڈ ڈیوائسز

Hand Held Devices

iPods, iPads, Laptops اور Tablet وغیرہ کے ذریعے بھی ایم ٹی اے کی نشریات بذریعہ انٹرنیٹ دیکھی جاسکتی ہیں۔ ان ڈیوائسز سے فائدہ اٹھانے کے لئے انٹرنیٹ ہونا ضروری ہے۔ Wi-fi کی سہولت کی وجہ سے ان ڈیوائسز کو انٹرنیٹ کے ساتھ منسلک کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ یہ ڈیوائسز Data Plan کے ذریعہ بھی انٹرنیٹ سے منسلک ہوسکتی ہیں۔

Applications

ان ڈیوائسز پر خطبہ جمعہ دیکھنے کے لئے Apps مندرجہ ذیل لنک سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔ http://www.alislam.org/Apps/

مزید نئی آنے والی ڈیوائسز کی Apps کو ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے ان کے Relevent App Store or Market Place میں "Ahmadiyya" key word لکھنے سے جماعت کی بنائی ہوئی تمام Applications کو تلاش کرکے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

بجلی کے متبادل ذرائع

لوڈ شیڈنگ میں بجلی کے لئے UPS، جنریٹر اور Solar Energy Panel جیسی سہولیات سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ 500 واٹ کے UPS کی قیمت تقریباً 6000 روپے ہے۔ بیٹری 120 Amp کی قیمت اندازاً 7000 سے 8000 روپے ہے۔ سولر انرجی کے پینل 100 روپے میں ایک واٹ کے حساب سے مل جاتے ہیں۔ 300 واٹ کے سولر پینل کے لئے خرچ تقریباً 35000 روپے ہے۔ تین ہزار واٹ کا جنریٹر بھی قریباً 35000 روپے کا ہے۔

اظہار دین کی ایک صورت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود نے اپنے وقت کی چند ایجادات کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ "جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں" .... اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے (پیغام پہنچانے) کا کام ہو رہا ہے............ پس اللہ تعالیٰ تو یہ انتظامات فرما رہا ہے لیکن ہمیں بھی اس کے حکموں پر چلتے ہوئے اس زمانہ میں اپنی سوچوں کو وسعت دیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اپنی اور اپنی نسل کی فکر کرتے ہوئے اس انقلاب میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جہاں ہم اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کے نظارے دیکھتے ہوئے فیض پانے والے ہوں۔"

(خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 420)

فضاؤں میں دُرود

"آج دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں مسیح (موعود) کا پیغام نہیں پہنچ رہا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے موجود نہیں دنیا میں اس وقت ایم ٹی اے کے ذریعے سے ہر جگہ پیغام پہنچ رہا ہے جب ایم ٹی اے کے ذریعے سے درود پڑھا جاتا ہے تو دنیا کے ملکوں میں چاہے کوئی پڑھنے والا ہو نہ ہو اس کی فضاؤں میں وہ درود بہرحال پھیل رہا ہے۔"

(خطبات مسرور جلد 8 صفحہ 131، 132)

ایم ٹی اے غلبہ دین حق کا ایک ہتھیار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"اس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف

باقی صفحہ 7 پر

ڈش انٹینا کے متعلق معلومات

اب 2 فٹ کے ڈش انٹینا پر ABS1 (75E) سیٹلائٹ کے ذریعے بھی ایم ٹی اے دیکھا جاسکتا ہے (Freq:12580H,SR:22000) آج کل چھوٹا ڈش انٹینا 1000 روپے تک اور ریسیور 1500 روپے تک مل جاتا ہے۔ اس طرح ڈش انٹینا، ریسیور اور LNB وغیرہ کا مکمل سیٹ 2500 روپے سے 3000 روپے تک مل جاتا ہے۔

پاکستان میں مندرجہ ذیل satellites کے ذریعہ بآسانی MTA کی نشریات دیکھی جاسکتی ہیں۔

سیٹلائٹ کا نام	Asiasat 3S	Paksat 1R
Position	105.5 East	38.0 East
Freqnency	3760 H	3845 H
ڈش انٹینا کا سائز	4ft-6ft	6ft
Symbol Rate	26000	13800
Fec	7/8	5/6

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

رام بھجدت کون تھے؟

آریہ دھرم کے سرگرم عہدیدار اور حضرت مسیح موعود کے خلاف ہندوؤں کے وکیل

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور مبعوث کیا جاتا ہے تو پوری دنیا اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتی ہے اور ایسے مراحل بھی آتے ہیں کہ وہ گروہ بھی متحد ہو کر مامور من اللہ اور اس کی جماعت کی مخالفت کرتے ہیں جو کہ اس سے قبل ایک دوسرے کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہوتے ہیں اور اس متحدہ مخالفت کی وجہ سے مامور من اللہ اور اس کی جماعت کے لئے نہایت خطرناک حالات پیدا کئے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کا ہاتھ دکھاتا ہے اور معجزانہ طور پر اپنے پیارے کی حفاظت فرماتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی مبارک زندگی میں ایک ایسا مرحلہ وہ تھا جب عیسائی مشنری ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف سے آپ کے خلاف اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ بنایا گیا تھا۔ عیسائی مخالفین نے مقدمہ دائر کیا، آریہ مخالفین نے مفت قانونی مدد فراہم کی اور مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے گواہی دی اور تو اور سکھ سپاہیوں نے بھی جھوٹے گواہ کو اکسایا کہ وہ حضرت مسیح موعود کے خلاف دی گئی گواہی پر قائم رہے۔

لیکن جب پادریوں کے کھڑے کئے گئے گواہ عبدالحمید کو پادریوں کی تحویل سے نکال کر پولیس نے اپنی تحویل میں لیا تو اس نے اقرار کیا کہ میں نے جھوٹ بولا تھا اور عیسائیوں نے مجھے جھوٹ بولنے پر اکسایا تھا اور اس طرح ساری سازش ناکام ہو گئی اور مقدمہ خارج کر دیا گیا۔

اس اہم تاریخی واقعہ کے بہت سے پہلو ہیں اور مستقبل میں بھی اس پر بہت کچھ لکھا جائے گا۔ ایک اہم سوال تو یہ ہے کہ اس مرحلہ پر ان مختلف گروہوں نے مل کر اس قسم کا زہریلا وار کرنے کی کوشش کیوں کی۔

اس واقعہ سے کچھ عرصہ قبل یعنی نومبر 1895ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنی عظیم تصنیف ''ست بچن'' شائع فرمائی جس میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت باوا نانک مسلمان تھے۔ 1896ء کے آخری دنوں میں لاہور میں جلسہ مذاہب عالم منعقد ہوا اور اس میں حضرت اقدس مسیح موعود کا مضمون ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ خوشخبریوں کے مطابق سب مضامین سے بالا رہا اور غیروں نے اس کی عظمت کا برملا اعتراف کیا۔ یہ تمام مذاہب پر اتمام حجت تھی۔ عبداللہ آتھم صاحب کو حضرت مسیح موعود کی طرف سے چیلنج دیا گیا کہ وہ قسم کھالیں کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے بعد ان کے دل پر ہیبت نہیں طاری ہوئی اور انہوں نے رجوع نہیں کیا لیکن وہ اس کی ہمت نہیں کر سکے اور 27 جولائی 1896ء کو اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اس نشان کے پورا ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے کتاب ''انجام آتھم'' شائع فرمائی جو کہ جنوری 1897ء میں شائع ہوئی۔ 6 مارچ 1897ء کو حضرت مسیح موعود کی بیان کردہ پیشگوئی کی چھ سالہ مدت کے اندر پنڈت لیکھرام خدا تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنا اور قتل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے یہ نشان مخالفین کے غیظ و غضب اور حسد میں اضافہ کر رہے تھے چنانچہ انہوں نے اگست 1897ء میں مشترکہ منصوبہ بندی کے تحت یہ جھوٹا مقدمہ قائم کیا جس کا خلاصہ اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ قتل کے مقدمہ میں مقدمہ حکومت کی طرف سے دائر کیا جاتا ہے اور جو اس وقت صورت حال تھی اس کے مطابق مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے یہ اعلان کیا کہ اب انگریز حکومت اور حضرت مسیح موعود کے درمیان جنگ شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے رسالہ ''اشاعۃ السنہ'' میں اس مقدمہ کے فریقین کے بارے میں لکھا:

''حضرات! فریق جنگ ایک تو سچے اور مردوں کو زندہ کرنے والے حضرت مسیح بن مریم (علےٰ نبینا و علیہ الصلوۃ و السلام) کے پیرو عیسائی گورنمنٹ ہے جو بواسطہ اپنے پیروکار ہنری مارٹن کلارک میدان جنگ میں اتری تھی۔ دوسرا فریق جھوٹا اور خونی مسیح......اور وہ بڑی جمعیت اور ٹھاٹھ کے ساتھ پنجاب کے اکثر شہروں لاہور گجرات جہلم وغیرہ سے آکر گورنمنٹ اور دیگر عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے بٹالہ میں جمع ہوئے تھے......''

(اشاعۃ السنہ نمبر 8 جلد 18 ص 253,254)

ہندوؤں میں سے آریہ سماج نے اس سازش میں بھرپور حصہ لیا۔ اس واقعہ سے قبل لیکھرام کے بارے میں پیشگوئی پوری ہوئی تھی اور لیکھرام کی پیشگوئی پورا ہونے کے بعد وہ پوری طرح حضرت مسیح موعود کی مخالفت پر کمربستہ ہو چکے تھے۔ انہوں نے اس مقدمہ کے لئے مفت وکیل مہیا کیا۔ یہ وکیل رام بھجدت صاحب تھے۔

رام بھجدت صاحب آریہ سماج کے سرگرم عہدیدار تھے۔ ان کی پیدائش 1867ء میں ہوئی تھی۔ ان کا تعلق ضلع گورداسپور کے ایک برہمن خاندان سے تھا۔ انہوں نے بی۔اے ایف سی کالج سے کیا تھا۔ یہ باور کرنا مشکل ہے کہ وہ اس مقدمہ کی حقیقت سے بے خبر تھے۔ اس پہلو سے ان امور کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

1۔ رام بھجدت صاحب اس مقدمہ کے دوران کیا کردار ادا کرتے رہے؟

2۔ ان کا آریہ سماج میں اور برصغیر کے مذہبی اور سیاسی منظر پر کیا مرتبہ تھا؟ کیا وہ غیر معمولی اہمیت رکھتے تھے یا ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں تھی۔

3۔ ان کی کیا کیا سرگرمیاں تھیں؟ کیا وہ ان سرگرمیوں کی رو سے کسی طرح حضرت مسیح موعود کو اپنے مقاصد کے لئے خطرہ سمجھ سکتے تھے۔

4۔ اس واقعہ کے بعد کیا کبھی ان کا احمدیت کے ساتھ کوئی واسطہ رہا؟ اس واقعہ کے بعد وہ ملکی سطح پر کیا کردار ادا کرتے رہے؟

اب ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ اس مقدمہ کے دوران رام بھجدت صاحب کا کیا کردار تھا؟ سب سے اہم تو یہ بات ہے کہ رام بھجدت صاحب دیگر سرگرم ممبران آریہ سماج کی طرح عیسائیت کے بھی مخالف تھے لیکن انہوں نے اس مقدمہ کی پیروی بغیر کسی فیس کے اور مفت کی تھی۔ چنانچہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے عدالت کے سامنے اقرار کیا۔

''لالہ رام بھج دت جو ہماری طرف سے وکیل ہے اور موجود عدالت ہے، آریہ ہے، کوئی فیس ہم نے ان کو نہیں دی۔''

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 200)

اور 20/اگست 1897ء کو عدالت میں عبدالحمید نے اقرار کیا کہ اس کا سابقہ بیان غلط تھا اور اس نے حضرت مسیح موعود پر جھوٹا الزام لگایا تھا تو اس کے بعد جب ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کا بیان ہوا تو حضرت مسیح موعود کے وکیل کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔

''ہم ڈاکٹر مشنری ہیں۔ ہم نے اپنے وکیل کا سفر خرچ اور محنتانہ نہیں دیا۔ ہم کو یاد نہیں کہ آیا ہم نے رام بھجدت کو وکیل مقرر کیا یا وہ از خود آیا۔ ہم لوگ ایک شخص جو سب کا دشمن ہے کے بارے میں مل کر کارروائی کرتے ہیں۔''

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 272)

یہ امر قابل حیرت ہے کہ اس مرحلہ پر ہنری مارٹن کلارک صاحب کی یادداشت اس حد تک جواب دے چکی تھی کہ ان کو یہ بھی یاد نہیں آرہا تھا کہ رام بھج دت صاحب کو وکیل کس طرح مقرر کیا گیا تھا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی تقرری کے پس منظر میں سازش تھی جس کے حالات اس وقت ان کے لئے بیان کرنا ممکن نہیں تھا اور ان سب نے مل کر یہ منصوبہ بنایا تھا۔

مقدمہ کے دوران رام بھجدت صاحب مارٹن کلارک صاحب کے وکیل کا کردار ادا کرتے رہے۔ عبدالحمید کا بیان تو بہرحال جھوٹا تھا اور عموماً جھوٹے بیان میں نقص بھی ہوتے ہیں۔ رام بھجدت صاحب کی یہ کوشش تھی کہ کسی طرح اس بیان کو اس طرح کا بنایا جائے کہ عدالت اس پر یقین کر لے۔ اس لئے جب وہ عبدالحمید کو انارکلی میں ملے تو انہوں نے اس کا بیان سن کر اس سے کہا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی اور آدمی بھی تھا؟ جب تک کسی اور آدمی کا ذکر نہ ہو عدالت باور نہیں کرے گی کیونکہ تم کوئی پرندہ تو نہیں تھے کہ مار کر اُڑ جاتے۔ اس نشاندہی پر مارٹن کلارک کے ساتھیوں عبدالرحیم، پریمداس اور وارث دین وغیرہ نے عبدالحمید کو سکھایا کہ تم قطب الدین کا نام لینا۔ یہ تینوں عیسائی تھے۔ قطب الدین صاحب امرتسر کے احمدی تھے اور اس جھوٹ کو گھڑنے والوں کا اعتماد اتنا بڑھ چکا تھا کہ وارث دین نے ایک پنسل سے قطب الدین صاحب کا نام اور پتہ عبدالحمید کی ہتھیلی پر لکھ دیا تا کہ اسے یاد رہے اور جب عبدالحمید نے عدالت میں اپنے جھوٹ کا اقرار کیا تو یہ نشاندہی کی کہ وہ پنسل جس سے اس کی ہتھیلی پر لکھا گیا تھا اس وقت وکیل رام بھج دت کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رام بھج دت صاحب پوری طرح اس سازش میں شامل تھے۔

(کتاب البریہ: روحانی خزائن جلد 13 ص 263)

اسی بیان میں عبدالحمید نے عدالت کے سوال پر کہا:

''پیشی عدالت سے پہلے بارہ بجے دن کے وقت وکیل رام بھج میرے پاس آیا اور مجھے کہا کہ تم پرندہ نہیں ہو کہ مار کر اُڑ جاتے۔ اس کے بعد وارث دین وغیرہ نے مجھے قطب الدین کا نام بتلایا اور جب شام کو وکیل نے پھر مجھ سے ذکر کیا تو قطب الدین کا نام میں نے بتلایا تھا اور میری ہتھیلی پر دوسری دفعہ عدالت میں پیش ہونے سے پہلے پریمداس نے پتہ قطب الدین کا لکھا تھا۔

وکیل نے کہا تھا جو سوال ملزم کی طرف سے وکیل کرے۔ اس کا جواب اُلٹا دینا۔ میں یہ بات سچ اور ایمان سے کہتا ہوں کہ وکیل رام بھجدت نے مجھ کو حسب مذکورہ بالا کہا تھا۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 269-271)

بہرحال یہ مرحلہ تو گزر گیا۔ رام بھجدت صاحب آریہ سماج کے ایک نمایاں لیڈر تھے اور اس واقعہ کے بعد بھی رہے۔ وہ سیاسی طور پر آل انڈیا نیشنل کانگرس کے ممبر تھے اور ملکی سطح پر سیاسی سرگرمیوں میں بھی نمایاں حصہ لیتے رہے۔ وہ قادیان میں ہونے والے آریہ سماج کے مذہبی جلسوں میں شرکت کے لئے قادیان بھی آتے تھے۔

(الحکم 10 دسمبر 1907)

1905ء میں ان کی شادی سرلا دیوی سے ہوئی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ رام بھجدت صاحب

کی بیگم سرلا دیوی بنگال سے تعلق رکھتی تھیں اور اپنی والدہ کی طرف سے ان کا تعلق بنگال کے مشہور ٹیگور خاندان سے تھا۔ سرلا دیوی کی والدہ نوبیل انعام یافتہ شاعر رابندرا ناتھ ٹیگور کی بہن تھیں۔ ٹیگور خاندان برہمو سماج میں ایک نمایاں مقام رکھتا تھا۔

آریہ سماج کا جماعتِ احمدیہ سے براہ راست واسطہ حضرت مسیح موعود کی وفات سے چند ماہ قبل دسمبر 1907ء میں بھی پڑا۔ آریہ سماج کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا کہ لاہور میں ایک مذہبی جلسہ منعقد ہوگا جس میں تمام مذاہب سے وابستہ مقررین اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں گے اور جو کچھ کہا جائے گا تہذیب کے ساتھ کہا جائے گا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھی یہ اشتہار بھجوایا گیا اور بہت انکسار سے خطوط بھی لکھے گئے کہ ہم آپ کے درشن کے مشتاق ہیں۔ مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب صاحب نے بھی بڑے زور سے عرض کی کہ اب آریوں میں کافی تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ عادت کا بدلنا مشکل ہے ان کی قلموں سے بجز گند کے کچھ نہیں نکل سکتا۔ وہ آنحضرت ﷺ کی توہین سے باز نہیں آئیں گے اور قرآن شریف کا ذکر ہتک کے ساتھ کریں گے۔ مگر مکرم ڈاکٹر مرزا یعقوب صاحب نے پھر عرض کی کہ اب وہ زمانہ گزر گیا ہے اور اب ان کے اندر بہت تبدیلی پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ملمع سازی تھی۔ کانفرنس کے آخری روز آریوں نے اپنا لیکچر رکھا اور اس میں تمام انبیاء بالخصوص حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کی شان میں بدترین گستاخی سے کام لے کر بدعہدی کی بدترین مثال قائم کی۔ یہ خیال کہ شاید آریہ سماج نے اپنی سابقہ طرز کی کچھ اصلاح کی ہو کس لئے پیدا ہوا تھا؟ اس کی بابت حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

’’میں ان کے خطوں کو پڑھنے سے جو سراسر نرمی سے لکھے گئے تھے بہت خوش ہوا اور دل میں خیال کیا کہ اگرچہ آریہ صاحبوں کی حالت جس قدر آج تک تجربہ میں آچکی ہے وہ یہی ہے کہ بجز اپنے وید اور اس کے چار رشیوں کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام کو نہایت سخت گالیاں دیتے اور طرح طرح کی توہین کرتے ہیں اور اس طرح پر کروڑہا مسلمانوں کے دل دکھاتے ہیں۔ لیکن کیا تعجب کہ اب ایک تازہ تنبیہ کی وجہ سے جو ان کے بعض افراد کی شوخیوں کی نسبت ضرورتاً گورنمنٹ کی طرف سے عمل میں آئی ہے ان کے دل قدرے درست ہوگئے ہوں اور اس تنبیہ سے کسی قدر انہوں نے سبق حاصل کر لیا ہو اور صلح پسندی کی خواہش ظاہر کی ہو۔ مگر پیچھے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ہمارا سراسر غلط تھا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 10، 11)

اس کا پس منظر یہ تھا کہ اس سے قبل ماضی قریب میں پنجاب میں خاص طور پر اہم سیاسی واقعات رونما ہوئے تھے۔ پنڈت رام بھجدت صاحب کا یہ نظریہ تھا کہ ملک میں بہت سی تنظیمیں مثلاً کانگرس وغیرہ ہیں جو کہ تمام مذاہب سے وابستہ لوگوں کے لئے ہیں اور کئی تنظیمیں مثلاً انجمن حمایت اسلام وغیرہ ہیں جو کہ مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت کرتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایسی تنظیمیں نہیں ہیں جو کہ ہندوؤں کی تنظیمیں ہوں۔ 1906ء میں انہوں نے اس مقصد کے لئے Hindu Shayak Sabha نام کی تنظیم بنائی۔ اور انہوں نے اپنی بیوی سرلا دیوی کے ساتھ بہت سے شہروں کا دورہ کیا اور ملتان، جھنگ، لائلپور اور سیالکوٹ میں بھی اس سبھا کی شاخیں قائم کیں۔ پھر دسمبر 1906ء میں انہوں نے پنجاب کے ہندو سیاستدانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کے لئے پنجاب ہندو سبھا کی تنظیم قائم کی۔ اس مرحلہ کے بعد پنجاب میں سیاسی ہلچل کا آغاز ہوگیا۔

1907ء کے آغاز میں پنجاب کے شہری اور دیہاتی علاقوں میں حکومت کے خلاف جلسے، جلوس اور احتجاج شروع ہوگئے۔ پنجاب حکومت نے Land Alienation Act of 1900 میں تبدیلیوں کا فیصلہ کیا۔ ان تبدیلیوں کے نتیجہ میں زرعی زمین کے حقوق ملکیت غیر زمیندار مالکان منتقل ہونے پر مزید پابندیاں لگائی جانے کی تجویز تھی۔ اس کے نتیجہ میں مہاجنوں اور قرض دینے والوں کے لئے یہ مشکل ہو جانا تھا کہ وہ اپنے مقروض افراد کی زمینوں پر قابض ہوسکیں۔ یہ طبقہ شہری علاقوں میں احتجاج کر رہا تھا اور دیہاتی علاقوں میں اس لیے احتجاج شروع ہو رہے تھے کیونکہ حکومت باری دوآب نہر کے آبیانہ میں اضافہ کر رہی تھی اور چناب کے نئے آباد کیے جانے والے دیہات کے بارے میں نئے قوانین وضع کیے جا رہے تھے۔ اس وقت کانگرس کے لیڈر، پنجاب کے ہندو لیڈر اور خاص طور پر آریہ سماج سے وابستہ نمایاں لیڈر اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔ رام بھجدت صاحب بھی اس وقت کی سیاسی سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لے رہے تھے۔ فروری 1907ء میں لائلپور اور لاہور میں بیک وقت بڑے بڑے جلسے ہوئے۔ رام بھجدت صاحب نے لاہور کے جلسے میں تقریر کی اور ایک اور مشہور آریہ سماجی لیڈر لالہ لاجپت رائے صاحب نے لائلپور آریہ سماج میں ہونے والے جلسہ سے خطاب کیا۔ اس احتجاج کو روکنے کے لئے پنجاب حکومت کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہو رہی تھیں۔ حکومت نے اس وقت کے مشہور جریدے ’’پنجابی‘‘ کے ایڈیٹر اور مالک کو گرفتار کر لیا۔ لیکن اس کے نتیجہ میں یہ احتجاج اور شدید ہوگیا۔ مارچ اور اپریل میں یہ احتجاج زور پکڑتا گیا۔ نمایاں آریہ لیڈر اس تحریک کی قیادت کر رہے تھے۔ پنجاب حکومت نے ہندوستان کی مرکزی حکومت سے خاص اقدامات کی اجازت حاصل کی۔ مشہور آریہ لیڈر لالہ لاجپت رائے صاحب اور اجیت سنگھ صاحب کو گرفتار کر کے برما بھجوا دیا گیا۔ بڑے پیمانے پر مقدمات قائم کئے گئے۔ کئی مقامات پر فوج طلب کر لی گئی۔ گورنر Ibbetson نے افسران کو ہدایات دیں کہ آریہ سماج کی سرگرمیاں مشکوک ہوگئی ہیں۔ ان کو مزید سرکاری ملازمتوں میں لینے میں احتیاط کی جائے اور اگر ان کی وفاداری پر شک ہو تو ان کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے۔

ایک طرف وائسرائے نے دیہات کے بارے میں مجوزہ قوانین کو ویٹو کر دیا جس سے دیہات میں چلنے والی مہم ختم ہوگئی کیونکہ ان کا مطالبہ پورا ہوگیا تھا۔ دوسری طرف پنجاب کے شہروں میں چلنے مہم حکومت کے سخت رویہ کے باعث ڈگمگا گئی۔ جو آریہ لیڈر اس تحریک کی قیادت میں پیش پیش تھے، ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلنے لگی۔ اب ان آریہ لیڈروں نے جلدی سے فیصلہ کیا کہ پنجاب کے گورنر سے مل کر اپنی نیازمندی اور وفاداری کا یقین دلایا جائے۔ چنانچہ آریہ لیڈر لالہ ہنس راج صاحب کی قیادت میں ایک وفد پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر Denzil Ibbetson سے ملا اور ان کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ بحیثیت ایک تنظیم کے آریہ سماج کا ان فسادات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ لیکن گورنر نے وفاداریوں کی ان یقین دہانی کے جواب میں سردمہری کا رویہ دکھایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ اعلانیہ طور پر ان احتجاجی تحریکوں سے اپنی لاتعلقی ظاہر کریں۔ چنانچہ آریہ سماج کے ایک گروہ نے حکومت سے اپنی وفاداری کا اعلان کیا اور ایک گروہ نے قرارداد پاس کر کے یہ اعلان کیا کہ آریہ سماج ایک غیر سیاسی تنظیم ہے۔ بہت سے ہندو حلقوں نے گرفتار ہونے والے آریہ لیڈروں کی علی الاعلان مذمت شروع کر دی۔ اب یہ آریہ لیڈر ہر طرف سے اپنوں اور غیروں کی ملامت کا نشانہ بن رہے تھے۔ ان کی سب شوخیاں رخصت ہو چکی تھیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب آریہ سماج سے وابستہ لیڈر بہت تہذیب کا مظاہرہ کر رہے تھے اور یہ یقین دلا رہے تھے کہ ان کے لاہور کے جلسے میں کوئی تہذیب سے گری ہوئی بات نہیں ہوگی اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بھی بہت عاجزی سے خط لکھ رہے تھے کہ ہم آپ کے درشن کے مشتاق ہیں۔ یہ تھا وہ پس منظر جس میں بہت سے احباب کو یہ امید ہو چلی تھی کہ اب آریہ سماج تہذیب کا مظاہرہ کرے گی۔ لیکن دسمبر 1907ء کے آغاز میں ہونے والے جلسہ میں آریہ سماج کی طرف سے سابقہ بدتہذیبی کا مظاہرہ کیوں ہوا؟ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ حکومت نے اپنا رویہ تبدیل کر کے آریہ سماج پر کچھ شفقت کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ستمبر میں حکومت نے راولپنڈی جیل میں موجود آریہ سماجی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ 18 نومبر کو برما بھجوائے گئے لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگھ صاحب رہا ہو کر اپنے گھروں کو پہنچ گئے۔ اب آریہ سماج کے لیڈروں کی جان میں جان آرہی تھی۔ نومبر 1907ء کے آخری دنوں میں آریہ سماج کے لیڈروں کا ایک وفد ایک مرتبہ پھر گورنر سے ملا اور وفاداری کی یقین دہانی کرائی۔ اس مرتبہ گورنر صاحب ان سے نرمی سے ملے اور یقین دلایا کہ اب ان سے مشفقانہ سلوک کیا جائے گا۔ اور کچھ لوگوں کے فسادات میں ملوث ہونے کی وجہ سے پوری قوم پر شک نہیں کیا جائے گا۔ گورنر صاحب کے ذرا پچکارنے کی دیر تھی کہ آریہ سماج کے کرتا دھرتا پھر اپنی پرانی خصلت پر واپس آگئے۔

لاہور میں ہونے والے اس جلسہ کے معاً بعد بہت سے نمایاں آریہ لیڈر دسمبر کے آخر میں سورت میں ہونے والے کانگرس کے سالانہ اجلاس میں شرکت کے لئے گئے۔ پنجاب کی طرف سے شامل ہونے والے مندوبین میں رام بھجدت صاحب بھی شامل تھے اور ان کے ساتھ اس اجلاس میں شامل ہونے والوں میں لالہ مرلی دھر صاحب بھی تھے۔ یہ صاحب وہی مرلی دھر صاحب ہیں، جن کا حضرت مسیح موعود سے مباحثہ ہوا تھا اور اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے سرمہ چشم آریہ تحریر فرمایا تھا۔

(Arya Dharm Hindu Consciousness in 19th Century Punjab, by Kenneth W. Jones, published by University Of California Press,1976 p 268-279)

یہ واقعات 1907ء کے آخر کے ہیں اور 26 مئی 1908ء کو حضرت اقدس مسیح موعود کا وصال ہوگیا۔ حضرت مسیح موعود اپنی مبارک زندگی کے آخری دنوں میں ’’پیغام صلح‘‘ تحریر فرما رہے تھے۔ اس میں ہندوستان کے تمام مذاہب کو یہ دعوت دی گئی تھی کہ وہ تمام بانیان مذاہب کا احترام کریں۔ ہندو بھی آنحضرت ﷺ کا پورا احترام کریں اور مسلمانوں کو گائے کا گوشت کھانے کی اجازت ہے، فرض نہیں ہے وہ بھی ہندوؤں کے جذبات کا احترام کر کے گائے کا گوشت کھانا چھوڑ سکتے ہیں۔ ابھی یہ لیکچر تیار ہی ہوا تھا اور پڑھا نہیں گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود کا وصال ہوگیا۔

حضرت مسیح موعود کے وصال کے بعد 21 جون 1908ء کو یونیورسٹی ہال لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحب نے یہ لیکچر پڑھ کر سنایا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس لیکچر کے پڑھے جانے کا اعلان اور اس میں شرکت کی دعوت بہت سے ایسے معززین کی طرف سے دی گئی تھی جن کا جماعت

احمدیہ سے تعلق نہیں تھا۔ ان میں اس وقت مسلم لیگ کے نمایاں لیڈر میاں محمد شفیع صاحب اور پنجاب کے نمایاں سیاسی شخصیت میاں فضل حسین صاحب اور مسلم لیگ سے وابستہ مرزا جلال الدین صاحب بھی شامل تھے۔ میاں محمد شفیع صاحب اس وقت پنجاب مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل تھے اور جب بعد ایک مرحلہ پر مسلم لیگ دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو میاں محمد شفیع صاحب ایک حصہ کی قیادت کرتے رہے۔ انہیں بعد میں سر کا خطاب بھی ملا اور سر فضل حسین پنجاب کی تاریخ کے ایک نمایاں سیاستدان تھے۔ وہ پنجاب کے وزیر رہے، ہندوستان کی مرکزی حکومت میں وائسرائے کونسل کے ممبر بھی رہے۔ انہیں بھی سر کا خطاب دیا گیا۔ انہوں نے قادیان آکر 14 ستمبر 1907ء کو حضرت مسیح موعود سے ملاقات بھی کی تھی اور حضور کی زندگی کے آخری دنوں میں لاہور میں 15 مئی 1908ء کو بھی حضور سے ملاقات کی تھی۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 283,630)

جب 21 جون 1908ء کو لاہور میں یہ لیکچر پڑھا گیا تو اس جلسہ کی صدارت رائے پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے صدارتی کلمات میں کہا:

''میں اس عزت کا جو مجھے اتنے بڑے مجمع میں صدر بنا کر دی گئی ہے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جب پہلے مجھے پریذیڈنٹ بننے کی درخواست کی گئی تو میں نے اپنے آفیشل تعلقات کی وجہ سے تامل کیا۔ مگر پھر میں نے اس خیال سے اس امر کو منظور کر لیا کہ ہندو مسلمانوں میں باہمی اتفاق اور مودت کا ہونا تمام ملک کی بہتری اور بہبودی کا موجب اور گورنمنٹ کے واسطے باعث برکات ہے......اور اس معاملہ پر روشنی ڈالنے اور تحریک کرنے کے واسطے قادیان کے ولی سے بہتر اور کوئی آدمی نہیں ہو سکتا تھا۔''

مجمع میں بہت سی ہندو اور مسلمان معزز ہستیاں موجود تھیں۔ جب لیکچر پڑھا گیا تو مجمع پر اس کا ایک خاص اثر تھا۔ صاحب صدر علالت طبع کی وجہ سے جانیوالے تھے۔ اس مرحلہ پر بہت سے احباب کا خیال تھا کہ یہ جلسہ جاری رہے اور ابھی حضرت مسیح موعود کی تجویز کے مطابق موقع پر موجود ہندو اور مسلمان صلح نامہ پر دستخط کریں اور باقی ملک ان کی پیروی کرے۔ کچھ احباب کا یہ خیال تھا کہ یہ بہت اچھی تجویز ہے اور ابھی فریقین کو موقع ملنا چاہئے کہ وہ اس بارے میں تجاویز پر غور کر کے صلح نامہ تیار کریں۔ حاضرین میں رام بھجدت صاحب بھی موجود تھے۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے ماضی سے بالکل مختلف رویہ کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے جو کہا اس کے متعلق الحکم میں یہ رپورٹ شائع ہوئی۔

''اس تقریر کے بعد چونکہ صدر جلسہ صاحب بوجہ علالت طبع جانے والے تھے چوہدری رام بھجدت صاحب جو کہ اس وقت شریک جلسہ تھے کھڑے ہوئے اور بڑے جوشیلے اور موثر الفاظ میں صدر جلسہ اور پبلک سے درخواست کی۔ کہ یہ مفید اور بابرکت جلسہ جاری رہنا چاہئے۔ صدر جلسہ اگر جاتے ہیں تو آپ کی بجائے اپنا جانشین بنا جائیں۔ چنانچہ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہاؤس لاہور نے رائے نرائن داس صاحب کو صدر جلسہ ہونے کی رائے پیش کی جس کی تائید ہو کر منظور ہوا۔''

(الحکم 10 جولائی 1908ء ص 2)

فضل حسین صاحب نے بھی یہ خواہش ظاہر کی کہ اگر جلسہ جاری رکھا جائے تو طرفین کی طرف سے قول واقرار بلکہ معاہدہ ہونے کی امید ہے۔ مگر پھر اکثر احباب نے یہ رائے دی کہ اس مرحلہ پر پبلک میں یہ تجویز پیش کر کے پھر کسی موقع پر مناسب جلسہ کیا جائے۔ اس پر رام بھجدت صاحب نے پھر کھڑے ہو کر بڑے زور سے اس بات کی اپیل کی کہ اس وقت اس نیک کام کی تحریک دلوں میں پیدا ہو رہی ہے اور لیکچر کا اثر دلوں پر نمایاں ہے اور خاص جوش اس امر کا پایا جاتا ہے لہٰذا جلسہ جاری رہنا چاہئے۔ اس مرحلہ پر محمد شفیع صاحب نے تقریر کی اور کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ جلسہ کسی دوسرے وقت پر ملتوی کر دینا چاہئے کیونکہ اس وقت جب کہ طبائع متاثر ہو رہی ہیں اور سوچنے اور غور کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اس میں کلام نہیں کہ جو پیغام اس وقت پڑھا گیا ہے اصول کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ اس کی تکمیل اسی جلسہ میں اسی منٹ کی جائے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جلسہ یہیں ختم کیا جائے اور پبلک کو اس کے متعلق غور وفکر کرنے کا موقع دیا جائے۔ اس کے بعد مکرم خواجہ کمال الدین صاحب نے جلسہ برخاست کرنے کا اعلان کیا۔ اس طرح اس قسم کا معاہدہ کرنے کا نادر موقع ہمیشہ کے لیے ہاتھ سے جاتا رہا۔

(الحکم 10 جولائی 1908ء ص 1 تا 3)

اگست 1908ء میں رام بھجدت صاحب کچھ ماہ کے لئے انگلستان چلے گئے اور واپسی پر انہوں نے یہ خیال ظاہر کیا کہ وہ ریاست جموں کشمیر میں گورنر کے عہدے کے لئے درخواست دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے پنجاب کے چیف سیکرٹری سے مل کر یہ جاننے کی کوشش کی کہ اگر مہاراجہ نے ان کے بارے میں جاننے کے لئے پنجاب حکومت سے رابطہ کیا تو پنجاب حکومت کا کیا جواب ہوگا؟

(Political Agitators in India P. 97)

یہ کتاب Internet Archives پر موجود ہے۔

اس دور میں بھی آریہ سماج کی طرف سے شدھی کی مہم چلائی جا رہی تھی۔ ہر سال شدھی کی کانفرنس ہوتی تھی۔ ایک موقع پر پنجاب اور یوپی میں چلنے والی شدھی کی مہم میں رابطہ پیدا کرنے کے لئے الہ آباد میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ رام بھجدت صاحب نے بھی اس میں تقریر کی اور اس کانفرنس کے نتیجہ میں آل انڈیا شدھی سبھا کو جون 1911ء میں باقاعدہ رجسٹر کرایا گیا۔ رام بھجدت صاحب شدھی تحریک کے ایک نمایاں لیڈر تھے۔

(Arya Dharm Hindu Consciousness in 19th Century Punjab, by Kenneth W. Jones, published by University Of California Press, 1976 p307)

رام بھجدت صاحب شدھی تحریک میں نمایاں حصہ لے رہے تھے۔ صرف 1910ء اور 1912ء کے درمیان انہوں نے ضلع گورداسپور میں ڈوم نسل سے تعلق رکھنے والے ایک لاکھ افراد کو شدھ کیا تھا۔ رام بھجدت صاحب شدھی سبھا کے صدر بھی رہے۔

(Religion, Caste & Politics in India By Christophe Jaffrelot p 151,93)

نوٹ: یہ کتاب Google Books پر موجود ہے۔

رام بھجدت صاحب صحافتی دنیا میں بھی سرگرم تھے اور لاہور سے ایک جریدہ ''ہندوستان'' نکالتے تھے۔ جب ہندوستان میں تحریک خلافت شروع ہوئی تو پورے ہندوستان میں سیاسی سرگرمیاں اپنے عروج پر پہنچ گئیں۔ جیسا کہ ہم ذکر چکے ہیں کہ رام بھجدت صاحب تو نہ صرف آریہ سماج کے سرگرم رکن تھے بلکہ اس دور میں چلنے والی شدھی تحریک کے سرکردہ راہنما بھی تھے لیکن پھر بھی یہ حیران کن بات ہے تحریک خلافت میں ان کو بھی شامل کر لیا گیا۔ بلکہ جب جنوری 1919ء میں تحریک خلافت کا ایک وفد وائسرائے سے ملا تو اس وفد میں گاندھی جی کے علاوہ رام بھجدت صاحب بھی شامل تھے۔ اس وفد کے دیگر اراکین میں علی برادران، ڈاکٹر انصاری، ابوالکلام آزاد صاحب، سیف الدین کچلو صاحب، مولانا عبدالباری فرنگی محل صاحب بھی شامل تھے۔

(K.K. Aziz, The Indian Khilafat A (Movement (1915-1933 Documentary Record, p64-71)

رام بھجدت صاحب کے گاندھی جی سے قریبی تعلقات تھے جب انہیں 1919ء میں سیاسی سرگرمیوں کے باعث گرفتار کیا گیا تو گاندھی جی ان کے اہل خاندان سے ملنے آئے تھے اور ان کے گھر میں مہمان رہے تھے۔ جب جلیانوالہ باغ کے سانحے سے قبل پنجاب میں سیاسی درجہ حرارت اپنے عروج پر پہنچا تو اس وقت ہمیں رام بھجدت صاحب لاہور میں سیاسی طور پر صف اول میں سرگرم نظر آتے ہیں۔ جب 10 اپریل 1919ء کو لاہور میں ہنگامے شروع ہو رہے تھے اس وقت ایک موقع پر رام بھجدت صاحب نے ایک انگریز افسر Broadway کے کہنے پر مجمع کو منتشر کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس میں انہیں کامیابی نہیں ہوئی تھی اور اس روز لاہور میں پولیس نے فائرنگ کی تھی جس کے نتیجہ میں کئی لوگ مارے گئے تھے۔ اس کے بعد کے دنوں میں بھی سیاسی بے چینی بڑھتی رہی تھی اور بادشاہی مسجد میں ایک عام جلسہ ہوا تھا جس میں پہلے خلیفہ شجاع الدین صاحب نے تقریر کی تھی اور گاندھی جی کا پیغام پڑھ کر سنایا تھا اور پھر اس کے بعد رام بھجدت صاحب نے خطاب کیا تھا۔ 14 اپریل کو جب کہ امرتسر میں جلیانوالہ باغ کا سانحہ ہو چکا تھا رام بھجدت صاحب کو گرفتار کر لیا گیا۔

(The Amritsar Massacre: The Untold Story of One Fateful Day By Nick Lloyd p 91-96)

اس کے بعد بھی رام بھجدت صاحب کانگرس کے پلیٹ فارم پر ہندوستان کی سیاست میں حصہ لیتے رہے۔ 1924ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔ بعد میں ان کے بیٹے دیپک چوہدری صاحب کی شادی گاندھی جی کی پوتی رادھا سے ہوئی۔ پنجاب میں اب بھی ان کی سالگرہ کی تقریب منائی جاتی ہے۔

بقیہ صفحہ 6

اس دنیا میں دولت بنانے کے۔ فرمایا کہ اگر یہ سوچ پیدا کر لو گے تو یہی مال اور دولت اور بیٹے اور وسیع کاروبار تمہارے لیے ایک بہترین اثاثہ بن جائیں گے۔ کیونکہ جو شخص اپنے مال و دولت کے ساتھ خدمت دین بھی کر رہا ہو اپنے ملک وقوم کی خدمت بھی کر رہا ہو، انسانیت کی خدمت بھی کر رہا ہو تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے رب سے بہترین چیز حاصل کر لی اور ایسی چیزیں حاصل کر لیں جو مرنے کے بعد بھی تمہارے کام آئیں گی اور اگر یہی وصف اپنی اولاد میں پیدا کر دو تو پھر دنیا نہ صرف تمہاری تعریف کر رہی ہوگی بلکہ تمہارے آباء و اجداد کے لیے بھی دعا کر رہی ہوگی، تمہارے لیے بھی دعا کرے گی اور تمہاری اولادوں کے لیے بھی دعا کرے گی۔ اس سے تمہاری نیکیوں میں اور اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور تمہاری آخرت مزید سنورتی چلی جائے گی۔ تو یہ سوچ اور کوشش ہر مومن کی ہونی چاہیے، جس کو نہ صرف اپنی فکر رہے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی فکر رہے۔ یہ سوچو کہ دنیا بھی کماؤ لیکن مقصد صرف اور صرف دنیا نہ ہو بلکہ جہاں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہو تو اس وقت دنیا سے مکمل بے رغبتی ہو۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 298 تا 299)

مرتبہ: مکرم سلطان نصیر احمد صاحب

دست بکار دل بیار ہو جاؤ

اللہ کی رضا کو مقدم رکھیں تو ہر حالت عبادت بن جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے سورۃ الجمعہ آیت 10 یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نُوۡدِیَ...... کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کہنے میں ہم سب یہ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود محبوب اور مطاع نہ ہوگا اور کوئی غرض ومقصد اللہ تعالیٰ کے اس راہ میں روک نہ ہوگی۔ اس امام نے اس مطلب کو ایک اور رنگ میں ادا کیا ہے کہ ہم سے یہ اقرار لیتا ہے ''دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔'' اب اس اقرار کو مدنظر رکھ کر اپنے عمل درآمد کو سوچ لو کہ کیا اللہ تعالیٰ کے احکام اوامر ونواہی مقدم ہیں یا دنیا کے اغراض و مطالب؟ ...... غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم نماز کے لئے جمعہ کے دن بلائے جاؤ تو بیع کو چھوڑ کر ذکر اللہ کی طرف آجاؤ۔ عام جمعوں میں چھوٹی چھوٹی بیع ہے لیکن مسیح موعود کا وقت چونکہ عظیم الشان جمعہ اس لئے اس وقت دجال کا فتنہ بہت بڑی بیع ہے اس لیے فرمایا کہ اس کو چھوڑو اور ذکر اللہ کی طرف آجاؤ۔ نتیجہ اس کا کیا ہے؟ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ .... اگر تم کو کچھ علم ہے تو یادرکھو یہ تمہارے لیے مفید ہے۔ اس میں خیر و برکت ہے۔ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ جس امر کو خیر و برکت کا موجب قرار دیتا ہے اس کو ظنی یا وہمی خیال کرنا کفر ہے۔ انسان چونکہ عواقب الامور اور نتائج کا علم نہیں رکھتا اس لیے وہ بعض اوقات اپنی کمزوریٔ علم اور کمیٔ معرفت کی وجہ سے گھبرا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے مامور کی صحبت میں رہنا یا اس کے پاس جانا اخراجات کو چاہتا ہے یا بعض تجارتی کاموں میں اس سے حرج واقع ہوگا۔ دکان بند کرنی پڑے گی یا کیا کیا عذرات تراشتا ہے لیکن خدا تعالیٰ یقین دلاتا ہے کہ اس کی آواز سنتے ہی حاضر ہو جانا خیر و برکت کا موجب ہے۔ اس میں کوئی خسارہ اور نقصان نہیں مگر تم کو اس کا علم ہونا چاہئے۔ پس اس میں کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

فرمایا: ہاں فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ ....

جب نماز ادا کر چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو لو۔ اس کا اصل اور گُر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ تم مظفر اور منصور ہو جاؤ گے۔ خدا کی یاد ساری کامیابیوں کا راز اور ساری نصرتوں اور فتوحات کی کلید ہے۔ (دین حق) انسان کو بے دست وپا بنانا یا دوسروں کے لیے بوجھ بنانا نہیں چاہتا۔ عبادت کے لیے اوقات رکھے ہیں جب ان سے فارغ ہو جاوے پھر اپنے کاروبار میں مصروف ہو۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ ان کاروبار میں مصروف ہو کر بھی یادِ الٰہی کو نہ چھوڑے بلکہ دست بکار دل بیار ہو اور اس کا طریق یہ ہے کہ ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے اور دیکھ لے کہ آیا خلافِ مرضیٔ مولیٰ تو نہیں کر رہا۔ جب یہ بات ہو تو اس کا ہر فعل خواہ وہ تجارت کا ہو یا معاشرت کا، ملازمت کا ہو یا حکومت کا۔ غرض کوئی بھی حالت ہو عبادت کا رنگ اختیار کر لیتا ہے یہاں تک کہ کھانا پینا بھی اگر امرِ الٰہی کے نیچے ہو تو عبادت ہے۔

یہ اصل ہے جو ساری فتح مندیوں کی کلید ہے مگر افسوس ہے کہ (-) نے اس اصل کو چھوڑ دیا جب تک اس پر عملدرآمد رہا اس وقت تک وہ ایک قوم فتح مند قوم کی حالت میں رہی۔ لیکن جب اس پر سے عمل جاتا رہا تو نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ہر طرح کی پستیوں میں گر گئی۔

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 126 تا 128)

خدا کے لئے جو کچھ انسان چھوڑتا ہے اس سے کہیں زیادہ پالیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے سورۃ الجمعہ آیت 12 وَاِذَا رَاَوۡا تِجَارَۃً...... کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

''جب تجارت کے سامان مل جاتے ہیں یا کھیل تماشہ کا وقت پاتے ہیں۔ وہ تجھے چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔ ان کو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز ہے وہ ساری تجارتوں اور کھیل تماشوں سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر رزق دینے والا ہے۔

یہ حالت انسان کی اس وقت ہوتی ہے جب وہ خدا تعالیٰ پر سچا اور کامل یقین نہیں رکھتا اور اس کو رازق نہیں سمجھتا۔ یوں ماننے سے کیا ہوتا ہے۔ جب کامل ایمان ہوتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کے لیے سب کچھ چھوڑنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

اللہ کو خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ یقین کرو اور مت خیال کرو کہ صادق کی صحبت میں رہنے سے کوئی نقصان ہوگا کبھی ایسی جرأت کرنے کی کوشش نہ کرو کہ اپنی ذاتی اغراض کو مقدم کر لو۔ خدا کے لئے جو کچھ انسان چھوڑتا ہے اُس سے کہیں بڑھ کر پالیتا ہے۔ تم جانتے ہو ابوبکرؓ نے کیا چھوڑا تھا اور پھر کیا پایا۔ صحابہؓ نے کیا چھوڑا ہوگا۔ اس کے بدلہ میں کتنے گُنے زیادہ خدا نے ان کو دیا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک کیا ہے جو نہیں ہے؟ لِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ تجارتوں میں خسارہ کا ہو جانا یقینی اور کاروبار میں تباہیوں کا واقع ہو جانا قرین قیاس ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے لیے کسی چیز کو چھوڑ کر کبھی بھی انسان خسارہ نہیں اٹھا سکتا۔ غرض اللہ تعالیٰ کے پاس جو چیز ہے وہ ساری تجارتوں سے بہتر ہے۔ وہ خیر الرازقین ہے۔

خدا کی خاطر اپنی تجارتیں ٹھپ کر دو رازق تو اللہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

جمعہ کے تعلق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یَا أَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوا إِذَا نُودِیَ............

(الجمعہ 10)

کہ جمعہ کے دن جب تمہیں خدا کے ذکر کی طرف بلایا جاتا ہے تو اپنی دکانیں اور اپنے کاروبار بند کر دیا کرو۔ تم یہ سمجھتے ہوگے کہ یہ نقصان کا سودا ہے تم گھبراؤ گے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ إِن کُنتُمۡ تَعۡلَمُون کاش! تمہیں علم ہوتا یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر کام ہے کہ خدا کی خاطر اپنی تجارتیں ٹھپ کر دو۔ پھر آخر پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، واللّٰہ خیر الرازقین، کہ رازق تو اللہ ہے اور اللہ ہی سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

پس جب یہ تسلیم ہے کہ رازق اللہ ہی ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ خدا کی خاطر ہم اپنی دکانیں بند کرتے ہیں تو پھر اپنے رب پر یہ بدظنی کرنا کہ کوئی دوسرا آدمی ہمارا رزق مار دے گا یا جو رزق ہمارے مقدر کا تھا وہ کوئی اور عدم تعاون کرنے والا لے جائے گا اس سے بڑی بیوقوفی اور کیا ہوسکتی ہے۔ توکل ایک بڑی بنیادی صفت ہے۔ جو لوگ توکل اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہیں کرتا آزمائشیں تو آنی ہیں اور یہ توکل کا حصہ ہوتی ہیں توکل کے فلسفہ کے اندر آزمائشیں داخل ہیں۔ اگر توکل سے یہ مراد ہو کہ ادھر فوراً کچھ چھوڑا اور خدا پر توکل کیا ادھر فوراً وہ چیز میسر آگئی۔ یہ تو پھر دنیا کا قانون بن جائے گا۔ پھر تو ہر دنیادار بھی اس توکل کی طرف دوڑے گا دوسرے بندوں سے ممتاز کرنے کے لئے توکل میں کچھ خفاء بھی ہوتا ہے کچھ پردے بھی ہوتے ہیں کچھ آزمائشیں بھی ہوتی ہیں، لیکن انجام کار توکل کرنے والے دوسروں کی نسبت کبھی پیچھے نہیں رہا کرتے۔ ہر بات میں آگے بڑھ جاتے ہیں۔

عبادتوں کا حق ادا کرو خدا کاروبار میں برکت دے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 جنوری 2005ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''بعض لوگ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہم جس چیز کو بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کاروبار میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں بربادی ہو جاتی ہے، کوئی برکت نہیں پڑتی۔ اور پھر اس وجہ سے ان لوگوں کے خیالات اور ان کے ذہن بڑے بیہودہ ہو جاتے ہیں۔ تو اگر عبادتوں کا حق ادا کرتے ہوئے پھر کاروبار بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالے گا۔ جمعے کی نماز کے وقت بجائے جمعے پہ آنے کے اگر کاروبار کی طرف ہی دھیان رہے گا اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اگر ٹالیں گے تو بے برکتی ہی رہے گی۔ پس نمازوں اور جمعہ کے اوقات میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا کریں۔

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 29)

مال و دولت کا حقیقی فائدہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 مئی 2004ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مال و دولت، جائیدادیں، فیکٹریاں، بڑے بڑے فارمز جو ہزاروں ایکڑ پہ پھیلے ہوئے ہوں، جن پر جاگیردار بڑے فخر سے پھر رہا ہوتا ہے اور دوسرے کو اپنے مقابلے پہ یا عام آدمی کو اپنے مقابلے پہ بہت ہیچ اور ہیچ سمجھ رہا ہوتا ہے اور پھر اولاد جو اس کا ساتھ دینے والی ہو، نوکر چاکر ہوں یہ سب باتیں ایک دنیادار کے دل میں بڑائی پیدا کر رہی ہوتی ہیں اور اس کے نزدیک اگر یہ سب کچھ مل جائے تو ایک دنیادار کی نظر میں یہی سب کچھ اور یہی اس کا مقصود ہے جو اس نے حاصل کر لیا ہے اور اس وجہ سے ایک دنیادار آدمی اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی بھلا بیٹھتا ہے۔ اس کی عبادت کرنے کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ اپنے زعم میں وہ سمجھ رہا ہوتا ہے یہ سب کچھ میں نے اپنے زور بازو سے حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احساس دلانے کا کوئی خانہ اس کے دل میں نہیں ہوتا۔ حقوق العباد ادا کرنے کی طرف اس کی ذرا بھی توجہ نہیں ہوتی اور اپنے کام کرنے والوں، اپنے کارندوں، اپنے ملازمین کی خوشی، غمی، بیماری، میں کام آنے کا خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آتا۔ تو یہ سب اس لیے ہے کہ اس کے نزدیک اس زندگی کا سب مقصد دنیا ہی دنیا ہے اور ایک دنیادار کو شیطان اس دنیا کی خوبصورتی اور اس کی زینت اور زیادہ ابھار کر دکھاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باقی رہنے والی چیز نیکی ہے، نیک اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے، اس کی عبادت کرنا ہے۔ اس لئے تم اس کے عبادت گزار بندے بنو اگر اس کی رضا حاصل کرنی ہے۔ یہ دنیا تو چند روزہ ہے، کوئی زیادہ سے زیادہ سو سال زندہ رہ لے گا اس کے بعد انسان نے مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اس لیے آخرت کے لیے دولت اکٹھی کرو بجائے

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم اسرار احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ محترمہ جویریہ عنبر صاحبہ کو مورخہ یکم اپریل 2013ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے فوزان احمد ناصر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر علی اکبر صاحب SST آف ڈنگہ ضلع گجرات کا پوتا اور مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب سابق مینیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم رانا محمد سلیمان صاحب معلم وقف جدید 646 گ ب ٹھٹھہ کالو کا ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پیاری نانی جان مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نیاز علی صاحب مرحوم آف چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر 29 دسمبر 2012ء کو کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر 96 سال وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن مقامی طور پر مربی صاحب 166 مراد نے پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں نماز جنازہ بیت مبارک میں بعد از نماز عشاء 30 دسمبر 2012ء کو محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صدر صاحب 166 مراد نے دعا کروائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمازوں کی پابند اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے والی، صحت کی حالت میں روزہ کی پابند تھیں۔ صدقہ وخیرات کرنے والی تھیں۔ جب تک صحت اچھی رہی جماعتی کاموں میں فعال تھیں اور وصیت کا حصہ جائیداد کی ادائیگی بھی اپنی زندگی میں کر گئی تھیں۔ سوائے چند ہزار کے جو بعد میں حساب میں نکلا۔ 166 مراد کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم رانا ممتاز احمد صاحب، مکرم رانا رزاق احمد صاحب مکرم رانا ارشاد احمد صاحب، مکرم رانا مشتاق احمد صاحب، مکرم رانا امداد احمد صاحب کے علاوہ دو بیٹیاں مکرمہ شہناز اختر صاحبہ، مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اور کئی پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم رانا امداد احمد صاحب، ان کی اہلیہ اور مرحومہ کی چھوٹی بیٹی مکرمہ شمیم اختر صاحبہ کو بیماری کی حالت میں خاص خدمت کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم عابد انور خادم صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔ کہ میری والدہ محترمہ منیرہ ملک صاحبہ لاہور کینٹ شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ از صفحہ 2

اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین ......کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں دیئے۔ پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔ جو ان مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد تھے۔ یعنی وہ کام جو آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے تھے اور اس زمانے میں وہ کام حضرت مسیح موعود کے سپرد ہیں۔"

(خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 217)

ایم ٹی اے کے ذریعے

نصف ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"خلیفۂ وقت کو جماعت سے براہ راست اور جماعت کو خلیفۂ وقت سے بغیر کسی واسطے کے ملنے کی تڑپ بھی دونوں طرف سے ہے......اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس کے لئے نصف ملاقات کا ایک راستہ بھی ہمارے لئے کھول دیا ہے جو ایم ٹی اے کے ذریعے سے انتظام فرمایا ہے۔"

(خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 663)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23/اپریل 2013ء

12:15 am	ریئل ٹاک
1:15 am	راہ ہدیٰ
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جون 2007ء
3:55 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
4:50 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:10 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	ان سائیٹ
6:05 am	الترتیل
6:30 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جون 2007ء
8:30 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
9:20 am	سیرت حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا خطاب برموقع اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع 24/اپریل 2004ء
1:05 pm	ان سائیٹ
1:30 pm	Toowoomba Flower Carnival
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:40 pm	آؤ کہانی سنیں
9:25 pm	سیرت النبی ﷺ
10:00 pm	طب وصحت
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا خطاب برموقع اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع 24/اپریل 2004ء

24/اپریل 2013ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
2:00 am	آؤ کہانی سنیں
2:50 am	Toowoomba Flower Carnival
3:20 am	سیرت النبیؐ
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:25 am	حضور انور کا خطاب برموقع اطفال الاحمدیہ یوکے اجتماع 24 اپریل 2004ء
7:30 am	طب وصحت
8:00 am	Toowoomba Flower Carnival
9:15 am	سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جولائی 2007ء
6:50 pm	بنگلہ پروگرام
7:55 pm	فقہی مسائل
8:20 pm	کڈز ٹائم
8:50 pm	فیتھ میٹرز
9:50 pm	میدان عمل کی کہانی
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم ۔ٹی ۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء

❁❁❁❁❁

پریس ریلیز

پاکستان کے قدیم ترین اخبار روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر اور دیگر افراد پر دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ کی شدید مذمت

پاکستان میں محبّ وطن احمدیوں کے آزادی اظہار رائے کے حق کی مسلسل نفی کی جارہی ہے

ترجمان جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے اس خبر کی تصدیق کی ہے کہ 10 اپریل 2013ء کو لاہور میں پاکستان کے قدیم ترین اخبار روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور پرنٹر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب اور دیگر 4 احمدیوں مکرم خالد اشفاق صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم فیصل احمد طاہر صاحب اور مکرم اظہر ظریف صاحب کے خلاف دہشت گردی ایکٹ اور آرڈیننس 20 کے تحت مقدمہ درج کر کے مؤخر الذکر 4 افراد کو تھانہ اسلام پورہ لاہور پولیس نے اپنی حراست میں لے لیا ہے۔ ترجمان نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ روزنامہ الفضل جماعت احمدیہ پاکستان کا ترجمان اخبار ہے اور صرف احمدیوں کے لئے اس کی اشاعت کی جاتی ہے اور یہ بات روزنامہ الفضل کی ہر اشاعت پر واضح طور پر درج کی جاتی ہے۔

10-اپریل کو خالد اشفاق اسی سلسلے میں روزنامہ الفضل تقسیم کرنے ایک احمدی طاہر احمد شاہ کے گھر پہنچے ہی تھے کہ دو افراد نے ان کو روک لیا اور ان پر تشدد شروع کر دیا۔ منصوبہ بندی کے تحت پہلے سے موجود تقریباً 30 مولویوں نے مکرم طاہر احمد شاہ صاحب کے گھر پر حملہ کر دیا اور ان کے بچوں پر تشدد شروع کر دیا اور حبس بے جا میں رکھا اور بعد ازاں جاتے ہوئے۔ 2 عدد لیپ ٹاپ اور 2 موبائل بھی چوری کر کے لے گئے۔ پولیس جو اس موقع پر پہنچ چکی تھی اس نے بھی مظلوم احمدیوں کے قانونی تحفظ کی بجائے الٹا احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا۔

ترجمان جماعت احمدیہ مکرم سلیم الدین صاحب نے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ احمدیوں پر مقدمہ درج کرانے والا وہی گروہ ہے جو لاہور میں ایک عرصے سے احمدیوں کو حیلے بہانوں سے تنگ کر رہا ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ سرکاری انتظامیہ محبّ وطن احمدیوں کے قانونی حقوق کا تحفظ کرنے کی بجائے شر پسند عناصر کے ہاتھوں کھلونا بنی ہوئی ہے۔ جو انتہا پسندی کے مقابلے میں ریاست کے عزم کی کمزوری کو ظاہر کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ FIR میں درج تمام تر الزامات جھوٹے ہیں جبکہ ہر احمدی تمام انبیاء پر ایمان لاتا اور دل و جان سے ان کی عزت کرتا ہے۔ اور ان کے سچے پیروکاروں کا احترام کرتا ہے۔ ترجمان نے نگران وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے دعووں کے مطابق انصاف پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے معصوم احمدیوں کے خلاف قائم جھوٹا اور بے بنیاد مقدمہ واپس لے کر شر پسند عناصر کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے احکامات جاری کریں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15/اپریل

طلوع فجر	4:13
طلوع آفتاب	5:38
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:39

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15-اپریل 2013ء

3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 2013ء
6:45 am	بستان وقف نو
8:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اپریل 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	دورہ حضور انور مغربی افریقہ
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جون 2007ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	دورہ حضور انور مغربی افریقہ

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
● یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
● بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
● نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

FR-10

Skylite Training Institute Of Information Technology
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر کورسز کا اجراء ہو چکا ہے
JOB OPPORTUNITIES
MBA اور Graduates کے لیے : آج ہی رابطہ کریں
25000 سے 50000 تک کمانے کا موقع : jobs@skylite.com
داخلے جاری ہیں
مناسب فیس
انتہائی پروفیشنل ٹیچرز، بہترین کلاس روم اور لیب
کمپیوٹر بیسک | مائیکروسافٹ آفس | ویب ڈویلپمنٹ | آن لائن مارکیٹنگ | گرافکس ڈیزائننگ
047-6215742 4/14 سیکنڈ فلور، گول بازار ربوہ۔ Skylite Communications

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دیئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ عورتوں میں پائے جانے والے دوسرے بڑے کینسر (خاموش قاتل) سروائیکل کینسر کی تشخیص بذریعہ PCR جینوٹائپنگ۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آ سکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

الصادق اکیڈمی بوائز دارالصدر جنوبی
کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری
الصادق اکیڈمی جماعتی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش
● پریپ تا کلاس فائیو گرلز سیکشن میں داخلے جاری ہیں
● فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں
پرنسپل الصادق بوائز نزد مریم ہسپتال ربوہ
:0476214399

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

گل احمد، نشاط، فردوس، اتحاد
All ToP Brand
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ چوک ربوہ: +92-47-6213312